فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۲۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم: جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۷ رجب ۱۳۹۰ھ - یکم اخاء ۱۳۴۹ ہش - یکم اکتوبر ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۲۴

اخبارِ احمدیہ

● سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ ۲۵ تبوک کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● امسال لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر نصرت گرلز انڈسٹریل سکول کی طرف سے ایک صنعتی نمائش کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ لجنات سے التماس ہے کہ وہ نمائش میں تشریف لاکر بچیوں کی مصنوعات دیکھیں۔ (ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول۔ ربوہ)

● سیرالیون سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ پہلے کچھ افاقہ ہوا تھا مگر دوبارہ بخار ہو گیا ہے اور کمزوری بہت ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں مکرم مولوی صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

● میرے ماموں جان مکرم قاضی محمد صدیق صاحب سابق کاتب الفضل بوجہ فالج تقریباً ایک ماہ سے لاہور چھاؤنی میں بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحتِ کاملہ سے نوازے آمین۔ (خاکسار لطف الرحمان خالد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈنڈپور کھرولیاں)

ضروری اعلان

مرزا محمد لطیف صاحب۔ مرزا محمد سلیم صاحب اختر۔ مرزا محمد شفیق صاحب انور پسران مرزا محمد حسین صاحب آف فتح پور گجرات اور سید داؤد احمد صاحب انور ولد پیر محمد یوسف صاحب مرحوم حال راولپنڈی سابق مربیان کے متعلق یہ ثابت ہونے پر کہ وہ سلسلہ کے ساتھ مخلصانہ تعلق نہیں رکھتے انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا گیا تھا نیز اب ان کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر امورِ عامہ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ایسے ہو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے

جس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہو خدا اس کو برکت دیتا ہے

"پانچوں نمازیں عمدہ طرح سے پڑھا کرو۔ روزہ صدق سے رکھو اور اگر صاحبِ توفیق ہو تو زکوٰۃ۔ حج وغیرہ اعمال میں بھی کمربستہ رہو اور ہر قسم کے گناہ سے اور شرک اور بدعت سے بیزار رہو۔

اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں۔ اوّل حق اللہ کی بجا آوری میں کمی یا کوتاہی۔ دوم حق العباد کا خیال نہ کرنا۔ اصل اصول عبادت بھی یہی ہیں کہ ان دونوں حقوں کی محافظت کماحقہٗ کی جاوے اور گناہ بھی انہیں میں کوتاہی کرنے کا نام ہے۔ اپنے عہد پر قائم رہو اور جو الفاظ اس وقت تم نے میرے ہاتھ پر بطور اقرار زبان سے نکالے ہیں ان پر مرتے دم تک قائم رہو۔ انسان بعض اوقات دھوکہ کھاتا ہے وہ جانتا ہے کہ مَیں نے اپنے لئے توبہ کا درخت بو لیا ہے اب اُس کے پھل کی امید رکھتا ہے۔ یا ایمان مَیں نے حاصل کر لیا ہے۔ اس کے اب نتائج مترتب ہونے کا منتظر ہوتا ہے۔ مگر اصل میں وہ خدا کے نزدیک نہ تائب اور نہ سچا مومن کچھ بھی نہیں ہوتا کیونکہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی اور منظوری کی حد تک نہ پہنچی ہوئی ہو وہ چیز اس کی نظر میں ردّی اور حقیر ہوتی ہے۔ اس کی کوئی قدر و قیمت خدا تعالیٰ کے نزدیک نہیں ہوتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک انسان جب کسی چیز کے خریدنے کا ارادہ کرتا ہے جب تک کوئی چیز اس کی پسندیدگی میں نہ آوے تب تک وہ اس کی نظر میں ایک ردّی محض اور بے قیمت ہوتی ہے تو جب انسان کا یہ حال ہے تو خدا تو قدّوس اور پاک اور بے لوث ہستی ہے وہ ایسی ردّی چیز کو اپنی جناب میں کب منظور کرنے لگا؟

..... یہ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدقِ دل اور اخلاصِ نیّت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ خشک لفّاظی سے جو حلق کے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے ہو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرّا اور مبرّا ہوتا ہے اس میں آ اُترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے مگر جس دل میں کوئی کسی قسم کا بھی رخنہ یا ناپاکی ہے اس کو لعنتی بناتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۲ تا ۱۲۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ایمان اور اس کے ارکان

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُكْبَتَہٗ بِرُكْبَتِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلَائِكَتِہٖ وَكُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ ۔ الحدیث

(ترمذی کتاب الایمان باب فی وصف جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الایمان والاسلام ص۸۵)

ترجمہ۔ حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بالوں کا رنگ سیاہ تھا۔ نہ وہ مسافر لگتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ آیا اور آنحضرتؐ کے گھٹنے کے ساتھ اپنے گھٹنے ملا کر باادب بیٹھ گیا۔ اور عرض کیا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یوم آخرت کو مانے اور خیر اور شر کی تقدیر اور اس کے صحیح صحیح اندازے پر یقین رکھے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ، شُعْبَةً، فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔

(بخاری کتاب الایمان باب امور الایمان ص۶۔ مسلم ص۲۹)

ترجمہ۔ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی کچھ اُوپر ستر یا کچھ اُوپر ساٹھ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ہے اور ان میں سے کم تر راستے میں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا ہے۔ اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّھِمْ وَتَرَاحُمِھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰی مِنْہُ عُضْوٌ تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تراحم المومنین وتعاطفھم وتعاضدھم ص۱۸۷)

ترجمہ حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی مثال جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے مہربانی سے پیش آتے ہیں ایک جسم کی سی ہے جس کا ایک حصہ اگر بیمار ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیداری، بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا" وَشَبَّكَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ

(بخاری کتاب الصلوٰة باب تشبیك الاصابع فی المسجد ص۶۹)

ترجمہ۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن دوسرے مومن کے لئے مضبوط عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت دیتا اور مستحکم بناتا ہے۔ آپؐ نے اس مفہوم کو واضح کرنے کے لئے اپنی انگلیوں کی کنگھی بنائی کہ اس طرح اس عمارت کی گرفت مضبوط ہوتی ہے۔

نماز۔ اس کی شرائط اور اسکے آداب

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ. فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ"۔

(بخاری کتاب الادب باب فضل صلة الرحم ص۸۸۵)

ترجمہ۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دُور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰة دے اور صلہ رحمی کر یعنی رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت سے رہ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ؟" قَالُوْا: لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ؛ قَالَ: "فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا"۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰة باب الصلوات الخمس کفارة للخطاء ص۷۶)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی مَیل رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی مَیل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دُور کر دیتا ہے۔

خطبۂ جمعہ

محض زبان سے ایمان کا دعویٰ کر دینا کافی نہیں ہے

ہمارا ایمان تب مقبول ہوتا ہے جب ہم ایمان لانے کے ان تقاضوں کو پورا کریں جن کا قرآن کریم ہم سے مطالبہ کرتا ہے

اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل سے ہمیں بتایا ہے کہ ایمان کے کیا معنے ہیں اور اس کے کیا تقاضے ہیں

ہمارا ملک اس وقت ایک نازک دور میں سے گزر رہا ہے ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک اور ہماری قوم کی راہنمائی فرمائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش (۶ فروری ۱۹۷۰ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن مجید کی یہ آیات پڑھیں:۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ط اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۔

(التوبۃ ۹: ۲۰ تا ۲۳)

اس کے بعد فرمایا:۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ انسانی فطرت میں یہ جوش ودیعت کیا گیا ہے کہ وہ

لامتناہی ترقیات

کی متلاشی رہے کسی ایک جگہ پر ٹھہر جانا اُسے پسند نہیں ہے۔ جب فطرت کا یہ رجحان اور یہ جوش غلط راستہ پہ گامزن ہو جاتا ہے مثلاً دنیوی مال اور دولت کا لالچ پیدا ہو جاتا ہے تو اس قسم کا حریص انسان کسی مقام پر بھی ٹھہرنا پسند نہیں کرتا۔ اگر اس کے پاس لاکھ روپیہ ہو جائے تو وہ کروڑ جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر سو انسانوں کا خون چوس کر اس نے روپیہ جمع کیا ہو تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ مَیں ہزار انسانوں کا خون چوسوں اور اپنی دولت میں زیادتی کر دوں۔

بہرحال یہ حرص بڑھتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ اِس دُنیا کی یا اُس دنیا کی ہلاکت تک اس شخص کو پہنچا دیتی ہے۔

اگر

اقتدار کا جنون

سوار ہو تو ایسا انسان تمام حقوق پامال کرتا چلا جاتا ہے اور کہیں اسے قرار نہیں آتا۔ لیکن جب فطرت صحیح ہو اور حقیقی خوشی اور لذت اللہ تعالیٰ کے قُرب میں پائی جائے تو انسان یہ خواہش رکھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ قُرب حاصل کرتا چلا جائے۔

دُنیا کی دولتیں اور دُنیا کی جاہ و حشمت تو محدود ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے قُرب اور

اللہ تعالیٰ کی محبّت کے جلوے

غیر محدود ہیں۔ کسی جہت سے بھی اُن کا احاطہ اور ان کی حد بست نہیں کی جاسکتی۔ پس جب وقت انسان روحانی میدانوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت کرتے ہوئے اس کے قُرب کے حصول کے لئے بڑھ رہا ہوتا ہے تو یہی کوشش ایسی ہوتی ہے کہ جو فطرت کے اس تقاضا کو پوری کر سکے کہ اُسے غیر متناہی ترقیات چاہئیں اور اُسی کی جستجو میں وہ ہمہ وقت مشغول رہے اِس لئے اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے آخر میں یہ فرمایا

"اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ"

کہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ایک ایسی ذات ہے کہ جب وہ اجر دینے لگے نیکیوں کا، جب قبول کرنے لگے تمہارے مجاہدات کو تو وہ اجر اتنا عظیم

ہو گا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اجر تصور میں نہیں آسکتا۔
غرض

اِن آیات میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے

کہ اگر تم اپنی فطرت کی اِس خواہش کو، اِس urge (ارج) کو پورا کرنا چاہتے ہو کہ غیر متناہی خوشیاں، غیر متناہی لذتیں، اللہ تعالیٰ کی غیر متناہی (نہ ختم ہونے والی) رضا تمہیں حاصل ہو تو یہ چیز تمہیں صرف اللہ سے مل سکتی ہے، اس کی طرف تم رجوع کرو۔ اگر تم بھٹک گئے، اگر تم نے صراطِ مستقیم کو چھوڑ دیا، اگر تم اس خواہش کو نہ سمجھے اور اس کی سیری کے لئے صحیح کوشش نہ کی تو دنیا کی حرام کمائی بہت حد تک تمہیں مل جائے گی مگر وہ عظیم نہیں ہوگی۔ دنیا کا اقتدار بھی شاید تم پالو ایک وقت تک۔ لیکن ہمیشہ کے لئے اور دنیوی لحاظ سے بھی ایسی عزت تمہیں نہیں ملے گی کہ جو اتنی بڑی ہو کہ اس سے بڑھ کر تصوّر میں نہ آسکے۔ وہ عزت، پیار کا وہ مقام اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں محبت کے جلوے جو نہ ختم ہونے والے ہیں۔ یہ ابدی اور لامتناہی اجر تم اللہ تعالیٰ کی آنکھ میں محبت کے جلووں ہی میں دیکھ سکتے ہو کہیں اور تمہیں نہیں مل سکتا۔

پس اجر عظیم کی خواہش انسان کے دل میں ہے۔

اجرِ عظیم کا حصول

انسان کے لئے ممکن قرار دیا گیا ہے اور اجرِ عظیم اللہ کے در کے سوا کہیں اور سے مل نہیں سکتا اسلئے اس در پر دھونی رما کر بیٹھ جانا چاہئے وہیں سے ہمیں یہ اجر مل سکتا ہے۔

اس اجر کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین باتیں ان آیات میں بیان کی ہیں۔ ایک ایمان، ایک ہجرت اور ایک مجاہدہ۔ اور ان کے مقابلہ میں تین فضل اور تین قسم کے انعام کا ذکر کیا ہے۔ رحمت، رضوان اور جناتِ نعیم کا۔

ایمان ایک عام لفظ ہے

یعنی بڑا وسیع ہے اتنا وسیع کہ اسلام کے ہر حکم پر اس نے احاطہ کیا ہوا ہے۔ ایمان کس پر لانا ہے اور ایمان کے تقاضے کیا ہیں۔ اس کا تفصیل سے قرآن کریم میں ذکر پایا جاتا ہے اور ایمان کے مقابلے میں جو انعام رکھا گیا ہے وہ رحمت ہے۔ رحمت بھی اپنی وسعتوں میں بہت شان رکھتی ہے کیونکہ عربی لغت میں ہر قسم کے فضل اور انعام پر رحمت کا لفظ بولا جاتا ہے۔ پس یہ فرمایا کہ تم ایمان لاؤ، تمہیں میری رحمت نصیب ہو جائیگی۔ پھر بتایا کہ ایمان جو ہے وہ دو شاخوں میں آگے تقسیم ہوتا ہے۔ ایک کا تعلق ہجرت کے ساتھ ہے اور دوسری کا تعلق مجاہدہ کے ساتھ ہے۔ جس ایمان کا تعلق ہجرت کے ساتھ ہے وہ تقاضا اگر پورا کیا جائے تو اس کے مقابلہ میں جو انعام ملتا ہے وہ رضوانِ الٰہی ہے اور جس ایمان کا تعلق مجاہدہ کے ساتھ ہے اگر اس تقاضا کو پورا کیا جائے تو اس کے بدلے میں جو انعام ملتا ہے وہ جنّاتِ نعیم ہے۔

مَیں نے بتایا ہے کہ

ایمان ایک ایسا لفظ ہے

جو تمام اسلامی تعلیم پر حاوی ہے اور اس کے ہمیں دو حصّے کرنے پڑتے ہیں۔ ایک وہ اعتقادات اور وہ احکام و اوامر جن پر ایمان لانا فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسرے اللہ تعالےٰ نے بڑی تفصیل سے قرآن کریم میں یہ بیان کیا ہے کہ

ایمان کے تقاضے کیا ہیں

اسی کے نتیجہ میں اللہ کی کونسی رحمت کے جلوے انسان دیکھتا ہے۔

اسی طرح ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ ہجرت کا صحیح مفہوم اور اس کے وسیع معنی جن معنی میں کہ اس کو قرآن کریم۔ اور اسلام نے استعمال کیا ہے وہ کیا ہے؟

اور تیسرے ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ مجاہدہ کسے کہتے ہیں پھر ہمیں سمجھ آئے گا کہ ایمان کے مقابلے میں رحمت کو اور ہجرت کے مقابلے میں رضوان کو اور مجاہدہ کے مقابلے میں جنّاتِ نعیم کو کیوں رکھا گیا ہے۔

یہ مضمون تو اتنا وسیع ہے کہ اسلام کے سارے احکام سے اس کا تعلق ہے لیکن مَیں اس کا جو پہلا حصّہ ہے اُسے

ایک خاص مقصد کے پیشِ نظر

تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ ایمان کا یہ حصّہ ہے کہ کن پر اور کس پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ جب خالی ایمان آمَنُوا یا اٰمِنُوا یا یُؤْمِنُوْن استعمال ہو تو اس میں ہر اُس چیز پر ایمان لانے کی طرف اشارہ ہوتا ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی کسی دوسری جگہ فرمایا ہے۔

قرآن کریم پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ایمان کے لفظ کو (یعنی جن چیزوں پر ایمان لانا ہے) مختلف آیات میں بیان کیا ہے اور وہ یہ ہیں۔

سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ" (آیت ۱۷۸)

فرمایا کہ مومنوں کو اللہ پر ایمان لانا چاہیئے، یوم آخر پر ایمان لانا چاہیئے، ملائکہ پر ایمان لانا چاہیئے، الکتاب پر ایمان لانا چاہیئے اور انبیاء پر ایمان لانا چاہیئے۔

پانچ چیزوں کا یہاں ذکر ہے

سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعَاۨ الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ۔"

(آیت ۱۵۹)

اس آیت میں ایمان باللہ اور ایمان بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے۔ ایمان تو النّبیّین پر بھی لانا ہے۔ دوسری جگہ رُسل پر بھی ایمان لانے کا ذکر ہے۔ لیکن ان انبیاء اور رُسل میں سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب کر کے نمایاں طور پر ہمارے سامنے پیش کیا اور کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے۔

سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ" (آیت ۴)

کہ الغیب پر ایمان لانا ضروری ہے۔

سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ۔"

(آیت ۱۵۷)

باٰیات اللہ ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے۔ اور سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے :۔

"لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ مَثَلُ السَّوْءِ"

(آیت ۶۱)

یہاں یہ حکم دیا گیا ہے کہ آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ یہ مَیں آگے جا کر بتاؤں گا کہ یومِ آخر اور آخرت میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو کیا ہے اگر نہیں تو پھر کیوں دو مختلف طریقوں پر ان کو استعمال کیا گیا ہے۔

غرض جب اللہ تعالیٰ نے الّذین اٰمنوا کہا تو

پہلا مطالبہ یہ کیا

کہ وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو یومِ آخر پر ایمان لاتے ہیں وہ لوگ جو ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو الکتاب پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو انبیاء پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو کتبِ سماوی پر ایمان لاتے ہیں ان کے لئے اسی طرح غیب پر ایمان لانا اور اسی طرح آخرت پر ایمان لانا۔ اسی طرح بآیات اللہ ایمان لانا بھی واجب قرار دیا گیا ہے۔ پس اٰمنوا میں یہ ساری چیزیں آ جائیں گی۔

اب جو چیز میرے نزدیک سمجھنی اور یاد رکھنی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ محض زبان سے یہ کہہ دینا کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے یہ کافی نہیں ہے۔ یا محض یہ کہہ دینا کہ ہم یومِ آخر پر ایمان لاتے ہیں یا آخرت پر ایمان لاتے ہیں یہ کافی نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ ہم تمام رُسل پر ایمان لاتے ہیں کافی نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ ہم اُن تمام رُسل پر جو اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی ہے اس پر ایمان لاتے ہیں یہ کافی نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہم ایمان لاتے ہیں (یعنی صرف زبان کا اقرار) یہ کافی نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ قرآن عظیم پر ہم ایمان رکھتے ہیں یہ کافی نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ غیب پر ہم ایمان لاتے ہیں یہ کافی نہیں ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ آیات اللہ پر ہم ایمان رکھتے ہیں کافی نہیں ہے تو پھر کیا تقاضا ہم سے کیا گیا ہے؟

مطالبہ ہم سے کیا ہے؟

یہ سوال ہوتا ہے۔ مَیں نے بتایا ہے کہ محض زبان کا اقرار کافی نہیں۔ اللہ پر ایمان تب مقبول ہوتا ہے جب اللہ پر ہم وہ ایمان لائیں جس کا قرآن کریم ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم ایمان لائیں کہ اللہ وہ ہے۔ اللہ وہ ہے۔ اگر ہم اللہ کو ایک ایسی ہستی سمجھیں کہ ساری احتیاجیں اور ضرورتیں صرف اس تک لے کر جانی چاہئیں جیسا کہ قرآن کریم نے کہا ہے تو یہ کافی ہو جائے گا، ایک حصّہ اس کا، لیکن اگر ہم کہیں تو یہ کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ضرورت کے وقت ہم قبر کی طرف دوڑیں۔ ضرورت کے وقت ہم کسی صاحبِ اقتدار کی طرف دوڑیں۔ ضرورت کے وقت ہم کسی مالدار کی طرف دوڑیں۔ ضرورت کے وقت ہم کسی ہوشیار سازشی آدمی کی طرف دوڑیں۔ ضرورت کے وقت ہم کسی سفارش کی طرف دوڑیں۔ ضرورت کے وقت ہم رشوت کی طرف دوڑیں اور اس کے ساتھ یہ کہیں کہ ہم اس اللہ پر ایمان لاتے ہیں جسے قرآن کریم نے غنی کہا ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سارے اس کے محتاج ہیں اور جس کو صمد کہا ہے تو یہ دعوے غلط ہو گا۔

پس

ایمان باللہ کا کیا مفہوم ہے

قرآن کریم کی اصطلاح میں یہ ہمیں پتہ لگنا چاہیئے ورنہ محض یہ کہنا کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ محض یہ کہنا کہ اشھد ان لا الٰہ الّا اللہ۔ یہ ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ جس شخص نے یہ کہا کہ اللہ ایک ہے وہ جنّت میں چلا گیا تو اس کا یہ مفہوم نہیں تھا کہ اگر مارگولیتھ یا کسی اَور مستشرق معاندِ اسلام نے کتاب پڑھتے ہوئے اشھد ان لا الٰہ الّا اللہ کہہ دیا تو وہ جنّت میں چلا گیا بلکہ مطلب یہ تھا کہ جو شخص یہ گواہی دیتا ہے اپنے دل سے بھی اور اپنی زبان سے بھی اور جوارح سے بھی کہ مَیں اس اللہ کو اس طور پر مانتا ہوں جس طور پر اور جس طریقے پر اللہ کو قرآن کریم نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے تو وہ جنّت میں چلا گیا۔ اور

اس میں کوئی شک نہیں

کہ پھر وہ جنّت ہی میں گیا کیونکہ پھر تو اس کی اپنی زندگی کوئی نہ رہی۔ پھر تو اللہ کے در پر بیٹھا اور اپنا سب کچھ دُنیوی اموال بھی اور اپنا نفس بھی اس کے حضور پیش کر دیا اور وہ خالی ہاتھ ہو گیا اور اس نے اپنے رب کو کہا کہ اے خدا! تیری رضا کے لئے مَیں اپنا سب کچھ چھوڑتا ہوں اور تو میری رُوح کو اپنی محبت اور پیار سے بھر دے۔ پھر وہ اللہ کو ماننے والا بھی ہوا اور اُسی کے لئے "اعظم درجۃ" بھی کہا جا سکتا ہے۔

محض یہ کہنا کہ ہم آخرت پر ایمان لائے ہیں کافی نہیں۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ آخرت کا کیا مفہوم قرآن کریم نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اس پر ہمارے لئے ایمان لانا ضروری ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ ہم رُسل پر ایمان لائے ہیں یہ کافی نہیں ہے کیونکہ بے چارے معصوم رُسل تو ایسے بھی تھے جن پر ہر قسم کی تہمت ان کے اپنے ماننے والوں نے لگا دی۔ پس ان اشیاء پر، ان تہمتوں پر، ان الزاموں پر، اس افتراء پر ہمارے لئے ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔ رُسل پر اس معنی میں ایمان لانا ضروری ہے جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ ان کی وحی پر اس معنی میں ایمان لانا ضروری ہے جو قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان

لانا اس معنے میں ضروری ہے اور اس مقام ارفع پر ایمان لانا ضروری ہے جو مقام کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں بتایا ہے۔ خود قرآن عظیم پر وہ ایمان لانا ضروری ہے جو خود قرآن کہتا ہے کہ مجھ پر اس طرح ایمان لاؤ۔ محض یہ کہہ دینا کہ ہم قرآن کریم پر تو ایمان لاتے ہیں لیکن اپنے اقتصادی مسائل کے حل کے لئے ہم امریکہ جائیں گے تو یہ قرآن کریم پر ایمان کوئی نہیں کیونکہ اگر قرآن کریم پر وہ ایمان ہو جو قرآن کریم کہتا ہے مجھ پر رکھو، جو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ قرآن کریم پر رکھو تو پھر یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اور وہی حقیقی ایمان ہے۔

قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں یہ دعویٰ کیا کہ

یہ ایک کامل اور مکمل کتاب ہے

اگر ہماری زندگی کا کوئی ایسا مسئلہ ہو کہ جس کو سلجھانے کے لئے ہمیں قرآن کریم کی بجائے امریکہ یا رُوس کے پاس جانا پڑے تو ہمیں یہ اعلان کرنا پڑتا ہے۔ یوں زبان سے نہیں کہیں گے لیکن عملاً ہم یہ اعلان کر رہے ہوں گے کہ (نعوذ باللہ) قرآن کریم کامل نہیں، ناقص ہے اور اس نقص کو دُور کرنے کے لئے قرآن عظیم کو چھوڑ کر ہمیں امریکہ جانا پڑا یا روس جانا پڑا۔

پس قرآن عظیم پر محض زبانی ایمان کافی نہیں۔ اس رنگ میں اور اس طور پر ایمان لانا ضروری ہے جو خود قرآن عظیم نے کہا ہے کہ اس طرح مجھ پر ایمان لاؤ۔ یہی حال ایمان بالآیات اور ایمان بالغیب کا ہے۔ پس جہاں جہاں بھی ایمان "بِا" کا سوال ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فلاں

پر ایمان لاؤ وہ ہمیں خود قرآن کریم سے تلاش کرنا پڑے گا کہ کس معنے میں یہ کہا گیا ہے کہ ایمان لاؤ۔

آج میں مختصر سا ہی خطبہ کرنا چاہتا ہوں اسی تمہید پر ختم کروں گا۔

میرا ارادہ ہے

کہ ایمان کی جو تفاصیل ہیں کہ اللہ پر ایمان لاؤ، رُسل پر ایمان لاؤ، غیب پر ایمان لاؤ اور پھر ان پر جو وحی ہوتی ہے اس پر ایمان لاؤ، حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ، قرآن عظیم پر ایمان لاؤ، انہیں واضح کروں۔

لفظ "ایمان" جب عام ہو بغیر صلے کے وہ یہ تقاضا کرتا ہے کہ قرآن کریم سے نکال کر دیکھا جائے کہ ان سارے ایمانوں کے کیا معنے ہیں تاکہ ہمارے ایمان میں تازگی اور ہماری رُوح میں بشاشت پیدا ہو۔

پس انشاء اللہ مَیں ایمان باللہ سے شروع کروں گا کیونکہ وہی مرکزی نقطہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اللہ کے لفظ کے اس مفہوم کو سمجھنے کی (جس مفہوم اور معنے میں قرآن کریم نے اللہ کے لفظ کو استعمال کیا ہے) ایک کنجی اور مفتاح بھی ہمیں دے دی ہے اور یہ ایسی کنجی ہے جس سے اَور بہت سے مضامین بھی کُھل جاتے ہیں۔

میرا ذاتی تجربہ بھی ہے

کہ جب قرآن کریم کوئی اصطلاح یا کوئی لفظ استعمال کرے تو خود قرآن کریم میں دیکھو کہ وہ کن معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ پس اللہ کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم کو شروع سے آخر تک دیکھنا پڑتا ہے کہ اللہ جو اسم ذاتِ باری ہے قرآن کریم کس مفہوم میں اس لفظ کو، اس اصطلاح کو استعمال کرتا ہے یعنی کون سی صفات ہیں جن سے قرآن کریم اللہ کو متصف کرتا ہے (غرض مختصر ہی مجھے کہنا پڑے گا) یہ مضمون بڑا لمبا ہے لیکن

مَیں چاہتا ہوں

کہ ایمان کے سارے حصّوں کو لے کر یہ بتاؤں کہ قرآن کریم نے ان کو کن معنوں میں استعمال کیا ہے اور ہم سے قرآن کریم کیا مطالبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کیا چاہتا ہے جب وہ یہ کہے کہ ایمان باللہ ہونا چاہیئے تو کیا مراد ہے۔ جب وہ یہ کہے کہ ایمان بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم ہونا چاہیئے تو کیا مراد ہے۔ جب اللہ یہ کہے کہ ایمان بالقرآن ہونا چاہیئے تو کیا مراد ہے۔ جب اللہ یہ فرماتا ہے کہ ایمان بالآخرہ ہونا چاہیئے تو کیا مراد ہے۔ خود قرآن کریم ہمیں بتائے گا کہ کیا مراد ہے۔ جب وہ ایمان بیوم آخر ہو تو اس سے کیا مراد ہے۔ ایمان بآیات اللہ سے کیا مراد ہے۔ جہاں جہاں بھی یہ لفظ استعمال ہُوا ہے اس سے مراد کیا ہے۔ اور پھر اس کے بعد مَیں بتاؤں گا کہ ایمان آگے دو۲ شاخوں میں کس طرح تقسیم ہوتا ہے۔ ایک ہجرت جس کے انعام کا ذکر یہاں قرآن کریم نے رضوان سے کیا ہے اور دوسری شاخ مجاہدہ ہے جس کا انعام "جنّتِ نعیم" میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ دونوں در اصل خدا تعالےٰ کی رحمت کے جلوے ہیں اور دونوں کا تعلق جزاء کے لحاظ سے رحمت کے ساتھ اور مطالباتِ الٰہیہ کے پورا کرنے کے لحاظ سے ایمان کے ساتھ ہے۔

پس ایمان ہو۔ اس کے تقاضے پورے کئے جائیں۔ جب اس کے تقاضے پورے کرنے کا سوال پیدا ہو تو وہ

اصولی طور پر دو۲ قسم کے تقاضے ہیں

ایک کو ہم ہجرت کہتے ہیں۔ ایک کو ہم مجاہدہ کہتے ہیں۔ اور جب ایمان ہوگا اپنے صحیح مفہوم کے ساتھ، تو اللہ تعالےٰ کی رحمت کا نزول ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول دو۲ شکلوں میں ہوگا۔ ایک رضوان کی شکل میں اور ایک جنّت نعیم کی شکل میں۔ پس یہ مفہوم ان مختصر سی آیات میں بیان ہُوا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے توفیق دی تو اگلے خطبہ سے اس کے اس مضمون کو انشاء اللہ تفصیل سے بیان کروں گا۔ وما توفیقی الّا باللہ۔

دوسری بات مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

ہمارا ملک اِس وقت ایک نازک دَور میں سے گزر رہا ہے

مارشل لاء لگا ہُوا ہے اور مارشل لاء نے عوام کو یہ کہا ہے کہ اپنی مرضی سے انتخاب کرو جس میں کوئی دباؤ نہ ہو یا کوئی لالچ نہ ہو۔ اور منتخب نمائندے پھر اس ملک کا دستور بنائیں۔ پھر اس کے مطابق یہاں کی حکومت قائم ہو۔ غرض بہت ہی اچھا کام ہے جو اس مارشل لاء نے کیا۔ لیکن بڑی ذمہ داری عائد کر دی ہے پاکستانی شہری پر۔ اور پاکستانی شہریوں کی اکثریت چونکہ باوجود عقل اور ذہانت رکھنے کے زیادہ پڑھی لکھی نہیں اور مظلوم ہونے کی وجہ سے بیچاروں کے پاس بہت سے ایسے وسائل بھی نہیں ہیں کہ وہ صحیح حالات کا پتہ لے سکیں اس لئے جو مختلف نعرے لگائے جاتے ہیں اُن سے کوئی دماغ کسی نعرہ سے مرعوب ہو جاتا ہے کوئی دوسرا دماغ کسی دوسرے نعرہ سے مرعوب ہو جاتا ہے اور حکومت جو آگے قائم ہونے والی ہے اور پاکستان ہمارا ملک جو ہے اور پاکستانی ہمارے شہری جو ہیں ان کے متعلق کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ کس جہت کی طرف ان کی سیاسی حرکت ہوگی۔

چونکہ ہر حرکت اور ہر سکون اللہ تعالےٰ کے حکم اور منشاء سے ہی ہوتا ہے اس لئے ہم سب احمدیوں کو اپنے رب کے حضور عاجزانہ جُھک کر اس سے

یہ دعا کرنی چاہیئے

کہ اے ہمارے رب! ہمارے ملک اور ہماری قوم پر رحم کر اور ان کی ہدایت کے سامان پیدا کر اور ان کو وہ راہ دکھا جو ایک شاندار اور پُر امن اور تیرا اطاعت گزار ملک بننے کی راہ ہو۔ تیری رضا کو بھی وہ حاصل کریں اور اس دنیا میں جو نعمتیں اپنے فضل سے تُو نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں اُن نعمتوں سے سارے کے سارے مِل جُل کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے والے ہوں اور تیری حمد کرنے والے ہوں۔

پس یہ دعائیں آجکل بڑی کثرت سے کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل فرمائے۔

جماعتِ احمدیہ کا ۷۹واں جلسہ سالانہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا ۷۹واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

لجنہ اماء اللہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع

۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(۱) لجنہ اماء اللہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع ۱۶ اکتوبر کو شروع ہو رہا ہے۔ ہر لجنہ کی خواہ وہاں صرف تین عورتیں ہی ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق نمائندگی ضروری ہے۔

(۲) ہر لجنہ سے پچیس خواتین پر ایک نمائندہ آ سکتی ہے۔ صدر مقامی اپنے عہدہ کے لحاظ سے ان نمائندوں میں سے ایک ہوگی۔

(۳) ناصرات کا اجتماع ۱۶ اکتوبر جمعہ کو صبح سات بجے شروع ہو جائے گا۔ اسلئے تمام ناصرات جمعرات کی شام تک پہنچ جائیں۔

(۴) ۳۰ ستمبر تک اس سال کے چندہ پہنچ جائیں اس کے بعد کا کوئی چندہ ۶۹-۷۰ء کے حساب میں شمار نہ ہوگا۔ بلکہ ۷۱-۷۰ء کے حساب میں شمار ہوگا۔

(۵) آنے والی بہنوں کی تعداد اجتماع سے قبل دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوا دیں تا ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا جا سکے۔

(۶) جس نمائندہ کے پاس مقامی لجنہ کی تصدیق نہیں ہوگی اسے نمائندہ تصور نہیں کیا جائے گا۔

(۷) تمام دیہات کے پریذیڈنٹوں سے میری درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پہنچا دیں کہ ہر لجنہ سے کم از کم ایک نمائندہ کا آنا ضروری ہے اور کوئی گاؤں قصبہ شہر ایسا نہ رہ جائے جہاں سے کوئی نہ کوئی لجنہ کا نمائندہ اجتماع میں نہ آئے۔

(۸) جو مستورات بغیر مقامی لجنہ کی تصدیق کے آئیں گی ان کے قیام و طعام کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر نہیں ہوگی۔

(۹) مقابلہ جات میں حصہ لینے والیوں کے نام بھی اجتماع سے قبل بھجوا دیں۔ عین وقت پر کسی کو شامل نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰) انٹرویو دینی معلومات میں چار سوال ہوں گے اور دو سے چار پر مشتمل ٹیم آ سکتی ہے۔

(۱۱) مقابلہ حسنِ قراءت کے لئے سورہ فتح کا آخری رکوع رکھا گیا ہے۔

(۱۲) جہاں لجنہ کے نئے انتخابات ہو چکے ہیں وہاں کی نئی منتخب شدہ صدر کا آنا اجتماع پر بہت ضروری ہے تا وہ ہدایات حاصل کر سکے۔

اجتماع انصار اللہ شیخ پور ضلع گجرات

حسبِ منظوری محترم قائمقام نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ مورخہ ۹ و ۱۰ و ۱۱ اکتوبر بروز جمعہ شیخ پور ضلع گجرات میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔

علمائے کرام تشریف لا کر اجتماع سے خطاب فرمائیں گے۔ دوستوں کو چاہئیے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر اجتماع میں شمولیت فرماویں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۱۰۵

وارڈن کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول کے ہوسٹل کے لئے ایک وارڈن کی ضرورت ہے کوئی ریٹائرڈ معلمہ یا ایسی معلمہ جسے ربوہ میں رہنے کی خواہش ہو درخواست دے سکتی ہے۔ تنخواہ ابتدائی سو روپیہ ماہوار ہوگی۔ ترقی کا امکان ہے۔ رہائش مفت سکول کے اندر رہنا ہوگا۔ بجلی وغیرہ کا خرچ سکول ادا کرے گا۔ معلمات کے علاوہ ایسی مستورات بھی درخواست دے سکتی ہیں جو طالبات کی نگرانی کر سکیں اور بورڈنگ کے حسابات رکھ سکیں۔ درخواست بنام مینیجر ۱۰-۱۰-۷۰ تک۔

(مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

ہر گھر میں الفضل کا پرچہ

احباب جماعت کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ روزنامہ الفضل آپ کے زیادتی ایمان کا باعث ہے۔ ہر احمدی گھرانے میں اِس پرچہ کے جاری کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔

موجودہ خریدارانِ الفضل سے بھی درخواست ہے کہ کم از کم ایک نیا خریدار پیدا کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

فی پرچہ ۱۵ پیسے سہ ماہی -/۹ روپے ششماہی -/۱۶ روپے سالانہ -/۳۰ روپے

(منیجر الفضل ربوہ)

ماہ رمضان المبارک

اِمسال بھی تاج کمپنی لمیٹڈ بڑی خوشی سے اپنے ہاں کے طبع شدہ قرآنوں، حمائلوں اور دیگر اسلامی مطبوعات پر ماہ رمضان المبارک کی رعایت دینے کا اعلان کرتی ہے

یہ رعایت یکم اکتوبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی،

کتاب خیر و برکت جدید برائے ۱۹۷۱ء آج ہی پتہ ذیل سے مفت طلب فرمایئے۔ اس میں تاج کمپنی کے طبع شدہ تمام قرآنوں کی تفصیل اور ہدیے درج ہیں:

تاج کمپنی لمیٹڈ

ڈاکخانہ تاج کمپنی، پوسٹ بکس ۵۳۰، کراچی

ایبٹ آباد میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

مجالس علم و عرفان میں حضور اقدس کے بصیرت افروز ارشادات

تقریب شادی

مورخہ ۱۹ اپریل۔ حضور اسلام آباد تشریف فرما رہے۔ اس روز حضور سے ملاقات کرنے کے لئے کئی دوست تشریف لائے۔ حضور سے انفرادی اور ملاقاتوں کا یہ سلسلہ بعد دوپہر تک جاری رہا۔

محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب جو حضور کی نئی تحریک وقف پر لبیک کہتے ہوئے طبی خدمات بجا لانے کے لئے عنقریب مغربی افریقہ جانے والے ہیں آج ان کے صاحبزادہ محترم سید تنویر مجتبیٰ صاحب اور محترمہ سیدہ خالدہ بنت محترم میجر بشیر مقبول احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی شادی تھی۔ ان کے نکاح کا اعلان گذشتہ جلسہ سالانہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ تقریب رخصتانہ محترم میجر صاحب کی کوٹھی "بیت السلام" پر عمل میں آئی۔ جس میں ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی چونکہ ڈاکٹر صاحب موصوف باہر تشریف لے جا رہے ہیں اسلئے ان کی خواہش اور درخواست پر حضور نے ازراہ شفقت اس موقعہ پر ان کے چھوٹے صاحبزادہ محترم لیفٹیننٹ سید توقیر مجتبیٰ کے نکاح کا اعلان فرمایا ان کا نکاح محترمہ سیدہ نزہت سیدین بنت محترم سید غلام السیدین صاحب راولپنڈی کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ حضور نے اپنے مختصر خطبہ نکاح میں میاں بیوی کے حقوق اور فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات سے نہ صرف خاندان بلکہ مجموعی طور پر معاشرہ پر بھی خوشکن اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس لئے اپنے ازدواجی تعلقات کو انتہائی خوشگوار بنیادوں پر استوار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے فرمایا۔ اب ہم آج کے دولہا دلہن کے لئے بھی اور کل کے دولہا دلہن کے لئے بھی دعا کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اس پر حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا کروائی۔ اس لحاظ سے یہ تقریب محترم ڈاکٹر صاحب اور آپ کے خاندان کے لئے دوہری خوشی کا باعث بنی۔

اس کے بعد حضور قریباً نصف گھنٹے تک احباب میں تشریف فرما رہے۔ چونکہ آج صبح سے بارش ہو رہی تھی اس وجہ سے شادی کے انتظامات خصوصاً مہمانوں کی نشست وغیرہ کا متاثر ہونا قدرتی بات تھی۔ برآمدے میں بٹھانے کا انتظام تھا۔ مہمان زیادہ تھے جگہ تنگ تھی۔ مگر احباب اپنے آقا کے پہلو میں سمٹ سمٹا کر بیٹھے ایک عجیب روحانی لذت سے سرشار تھے۔ انہیں جگہ کی تنگی کا احساس تک نہیں تھا۔ حضور نے اس موقعہ پر فرمایا۔ یہ تو کوئی بارش نہیں۔ قادیان میں تو بسا اوقات ہفتہ ہفتہ بھر بارش کی جھڑی رہتی تھی۔ ماحضر تناول فرمانے کے دوران تفنن طبع کے طور پر بعض لطائف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امریکہ کے رسم و رواج کے زیر اثر یورپ میں بعض جگہ ڈش کے ڈش بھر کے میرے سامنے رکھ دیئے جاتے تھے میں اس انتظار میں ہوتا کہ باقی دوست بھی اس سے حصہ لیں کہ اتنے میں ان کے سامنے بھی ویسے ہی بھرے ہوئے ڈش لا کر رکھ دیئے جاتے۔ فرمایا میں تو طبعاً بہت تھوڑا کھانے پر اکتفا کرتا ہوں۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضور اسلام آباد تشریف لائے اور کوٹھی پر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور قریباً ایک گھنٹے تک احباب میں رونق افروز رہ کر انہیں اپنے روح پرور کلمات سے مستفید و محظوظ فرمایا۔

تعمیر مساجد کی اہمیت

اس موقع پر محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت راولپنڈی بھی موجود تھے۔ حضور نے ان سے فرمایا جماعت احمدیہ راولپنڈی کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے پیش نظر مسجد نور کافی نہیں ہے۔ خصوصاً گرمیوں کے دنوں میں تو حبس اور گھٹن ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا ایسے حالات میں مسجد میں ایگزاسٹ فین لگا دینے چاہئیں فرمایا میں نے تو شروع میں مشورہ دیا تھا کہ اس کی بجائے کسی وسیع جگہ پر مسجد تعمیر کروائیں۔ چوہدری صاحب نے عرض کیا کہ اس سلسلہ میں ایک پلاٹ حاصل کیا جا چکا ہے۔ فرمایا دراصل شاندار عمارت کا تصور مسجدوں کے بنانے میں روک بنا ہوا ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے آپ نے ابتدائی ایام میں مدینہ میں جب مسجد نبوی کی بنیاد رکھی تو اسے کھجور کے تنے اور پتوں سے کھڑا کیا تھا۔ بعد میں آہستہ آہستہ اس میں اضافے اور تزئین بھی ہوتی رہی۔ آج ہم تاریخ کے جس دور سے گذر رہے ہیں ہمیں بھی سر دست کھجوروں کے پتوں کی چھت ڈال کر مسجدیں بنا لینی چاہئیں پھر اللہ تعالیٰ جب توفیق دے تو ان کی زیبائش و آرائش میں دل کھول کر خرچ کیا جا سکتا ہے

حضور نے فرمایا مسجدیں تو دراصل عبادت اور ذکر الٰہی کے لئے بنائی جاتی ہیں اور ایسی جگہ پر ہونی چاہئیں جہاں شور و شغف نہ ہو انسان کامل یکسوئی کے ساتھ عبادت کر سکے اس لحاظ سے میں تو مسجدوں کے ساتھ دکانوں وغیرہ کے بنوانے کا قائل نہیں ہوں۔ مسجد مسجد ہی ہونی چاہیئے۔ لوگ بالعموم اپنے مکانوں کے ساتھ دکانیں وغیرہ نہیں بننے دیتے تاکہ ان کے گھروں کا ماحول پُرسکون رہے تو اللہ تعالیٰ کے گھر کو پُرسکون رکھنا تو بدرجہ اولیٰ ضروری ہے اسی ضمن میں حضور نے مسلمانوں کے فن تعمیر کی عمدگی اور مضبوطی پر روشنی ڈالتے ہوئے مسلمانوں کے ثقافتی ورثے کے طور پر سپین میں قرطبہ کی نہایت وسیع اور خوبصورت مسجد کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔

مسلمانوں کے انتشار و اختلاف پر دردمندی کا اظہار

آپ نے فرمایا اس وقت دنیا ایک بڑی خطرناک جنگ کے دہانے پر کھڑی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک عالمگیر جنگ کی ابتداء شام سے ہوگی۔ جس وقت آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی اس وقت اردن اور فلسطین کا علاقہ شام کی حکومت میں شامل تھا۔ اور اب یہی علاقے میدان کارزار بنے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی مصیبت میں ہیں۔ غیروں کے محتاج اور ان کی سازشوں کا آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ آپس میں لڑ رہے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اپنی اس مصیبت میں اپنے ذاتی اختلافات کو فراموش کر دیتے اور متحد و متفق ہو کر اپنے مشترکہ دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جاتے مگر صورت حال اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہمیں مسلمانوں کی صفوں میں انتشار دیکھ کر دلی دکھ اور صدمہ ہوتا ہے۔ فرمایا ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا کرے اور یہ بنیان مرصوص بن کر معاندین اسلام کے عزائم کو خاک میں ملانے کی توفیق پائیں۔

حضور نے فرمایا ہماری نوجوان نسل کو بھی اس یقین پر قائم ہونا چاہیئے کہ عالمگیر غلبہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تصرف کے نتیجہ میں اسلام کے حق میں اگر افریقہ میں ایک عظیم الشان انقلاب رونما ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ ہرگز بعید نہیں کہ ویسے ہی حالات یہاں بھی پیدا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے جلوے ہر جگہ رونما ہو سکتے ہیں مگر دراصل یہ قربانی اور ایثار کے مرہون منت ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان و مال کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہنا چاہیئے۔ ہمارے خلاف عجیب و غریب کہانیاں مشہور ہیں جن میں کوئی حقیقت ہی نہیں مبالغہ ہی مبالغہ ہے۔ فرمایا میرا یہ ذاتی مشاہدہ ہے کہ سنجیدگی سے ہماری بات سننے والا یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر یہ بات ہے تو پھر اعتراض کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔

ملک و ملت کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے رہو

حضور ایدہ اللہ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہم نہ سیاست میں حصہ لیتے ہیں نہ ہمیں بادشاہ بننے کی خواہش ہے۔ کیونکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

البتہ ہم ملک و ملت کے سچے خیرخواہ اور اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے ہمیشہ دعاگو رہتے ہیں ہماری دلی تمنا ہے کہ مملکت خداداد پاکستان سرمایہ داری کی لعنت اور سوشلزم کی دبار سے محفوظ و مامون رہے یہاں اسلام کا بول بالا ہو۔ اسلامی مساوات قائم ہو۔ غریب کو اس کا حق ملے۔ امیروں کی اس سے نفرت پیار و محبت میں بدل جائے آزادی کی فضا میں وہ بھی عزت و آبرو کا سانس لے۔ فرمایا میں نے یہ دیکھا ہے کہ عموماً غریب آدمی کے حق میں محبت و پیار کا ایک میٹھا بول ہی اس کی پچاس فیصد دلی حسرتوں کو بجھاتا اور اسکے دل میں خوشی اور اطمینان کی لہر دوڑا دیتا ہے یہ ہمارا اس پر کوئی احسان نہیں بلکہ ہمارا فرض ہے۔ اگر سید الانبیاء حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم غریب سے غریب آدمی کو بھی اپنے سینے سے لگا لیتے تھے تو ہم مسلمان جو آپ کی خاک پا ہیں۔ ہمیں غریبوں سے پیار کرنا اور ان کے دکھ درد میں شریک ہونے سے بھی کبھی عار محسوس نہیں کرنا چاہئیے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور جماعت کی اہم ذمہ داری

آپ نے فرمایا احمدیت کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہو چکا ہے۔ آمد توبہار کا مژدہ جانفزا سنایا جا چکا ہے۔ دنیا سے نفرت اور حقارت کو مٹانے کا اعلان ہو چکا ہے۔ ظاہر ہے اس لحاظ سے جماعت پر بہت بڑی اور اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ دنیا اسلامی مساوات کو بھول چکی ہے۔ ہم نے اس کی دوبارہ اشاعت کرنی ہے اور اپنے عمل سے ثابت کرنا ہے۔ غریبوں سے پیار۔ ان کے دکھ درد میں شرکت اُن سے گلے ملنا اور اس طرح ان کے دلوں سے غربت کے احساس کو مٹانا ہمارا کام ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعوت ولیمہ میں شرکت

مورخہ ۲۰ تبوک محترم سید تنویر مجتبیٰ ابن مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کی دعوت ولیمہ تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک بجے تک احباب کو انفرادی ملاقات کرنے کا موقع دیا اور پھر حضور مع دیگر افراد قافلہ اس دعوت میں شمولیت کے لئے ایک بجے بعد دوپہر تشریف لے گئے۔ اس تقریب میں جماعت احمدیہ راولپنڈی اور اسلام آباد کے اکثر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب (ریٹائرڈ) کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب نیز محترم محمود احمد خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور۔ محترم شیخ قدرت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم اور چند عمائد جماعت معززین نے بھی شرکت فرمائی۔ کھانے کے بعد حضور نے اس تقریب کے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا کروائی۔ یہاں سے فارغ ہو کر حضور پہلے سی ایم ایچ تشریف لے گئے جہاں محترم کرنل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کے والد ماجد زیر علاج ہیں۔ آپ نے ان کی بیمار پرسی اور صحت و سلامتی کی دعا کی۔ وہاں سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن موٹرز کی کوٹھی واقع پشاور روڈ پر تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر یہاں سے چار بجے ایبٹ آباد کے لئے روانہ ہوئے اور بخیر و عافیت چھ بجے واپس تشریف لائے۔

مورخہ ۲۱ تبوک حضور ایدہ اللہ ظہر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر احباب میں تشریف فرما ہوئے۔ محترم مولوی چراغ دین صاحب سے ان کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے بعد انہیں اس سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات سے نوازا۔

افریقی اقوام کا ذکر

محترم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ بھی حضور انور کی ملاقات کے لئے حاضر تھے حضور نے ان سے گفتگو کے دوران فرمایا افریقہ میں بھجوانے کے لئے ۲۰ وکلاء کی ضرورت ہے جو بار ایٹ لاء بھی ہوں۔ وہاں وکیل کی ماہانہ آمد ۵ سے ۱۰ ہزار پونڈ تک جا پہنچتی ہے۔ دنیوی فائدہ بھی اور مالی قربانی کے ذریعہ خدمتِ دین بھی ہے۔ حضور نے فرمایا افریقی اقوام پیار کی بھوکی ہیں غیر ملکیوں کے خلاف ان کی نفرت ایک طبعی چیز ہے کیونکہ وہ صدیوں تک ان کے ظلم و ستم کا نشانہ رہ چکے ہیں۔ ہندوؤں سے بھی انہیں بڑی نفرت ہے کیونکہ یہ جائز اور ناجائز ذرائع سے جو کماتے ہیں وہ فوراً ہندوستان بھجوا دیتے ہیں۔ لبنانی اور شامی عرب بھی وہاں کام کرتے ہیں لیکن وہ جو کچھ کماتے ہیں وہیں لگا دیتے ہیں اس لئے ان سے افریقن لوگوں کو کوئی پرخاش نہیں۔ فرمایا ان کا ہندوؤں سے نفرت کا یہ عالم ہے کہ بعض دفعہ انہیں یہ پتہ لگتا ہے کہ قادیان ہندوستان میں واقع ہے تو وہ ہمارے خلاف بھی سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ میں نے اپنی جماعت کو سمجھایا تھا کہ تم ایسے موقع پر کہہ دیا کرو کہ حضرت بانیٔ سلسلہ بزرگ مامور من اللہ تھے۔ یہ ہندو اتنے متعصب ہیں کہ انہوں نے آپ کی جماعت کو بھی اپنے ملک سے نکال دیا ہے۔

سالانہ اجتماع میں خدام کا داخلہ

خدام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بھی حسب سابق جو خدام

سالانہ اجتماع

میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ پہلے سے فارم داخلہ پر کر کے مقامی قائد کی تصدیق سے فارم اپنے ہمراہ لائیں۔ جسے دیکھ کر انہیں رجسٹریشن ٹکٹ جاری کیا جائے گا۔ جو بطور شناختی کارڈ بھی استعمال ہو سکے گا۔

اس سلسلہ میں جملہ مجالس کو فارم داخلہ بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر مزید ضرورت ہو تو مرکز سے یا قائد صاحب ضلع سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(منتظم دفتر بیرون سالانہ اجتماع)

قرارداد تعزیت

ہم ممبران جماعت احمدیہ حلقہ ماڈل ٹاؤن مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب چغتائی ابن حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم کم گو تہجد گذار اور مخلص احمدی تھے ہم ممبران جماعت ہذا ان کے اہل و عیال اور ان کے بھائی مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے ساتھ اس غم میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا اپنے فضل و کرم سے حافظ و ناصر ہو۔

(ممبران جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سرگودہا سے لاہور عوامی ٹرانسپورٹ کی عوامی ایکسپریس بسیں

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
سرگودہا سے لاہور	۵-۳۰ صبح	۵-۰۰	۷-۰۰	۸-۱۵	۹-۱۵	۱۰-۰۰	۱۱-۰۰	۱۱-۴۵	۲-۴۵ سہ پہر	۳-۴۵	۴-۴۵
لاہور سے سرگودہا	۳-۰۰ صبح	۵-۲۰	۷-۴۰	۸-۳۰	۱۱-۲۰	۱۱-۴۰	۲-۲۰	۳-۲۰	۳-۴۰	۶-۰۰	۸-۳۰ رات

بیوپاری حضرات کی سہولت کے لئے لاہور سے آخری ٹائم ۸-۳۰ بجے چلایا گیا ہے نئی گاڑیاں تجربہ کار سٹاف آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے (منیجر ایم ایم ظفر)

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد پراناڈوہ چنیوٹ

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی زمین کا مقدمہ عدالت میں دائر ہے۔ اور مالی لحاظ سے بھی پریشان ہوں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (محمد لطیف نوشہرہ ورکاں)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کی ایک آنکھ کی بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ نیز عاجز کی بہو عزیزہ صالحہ فردوس کی صحت کمزور ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید راولپنڈی)

۳۔ میرے دادا جان مکرم میاں تاج دین صاحب ڈسکہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی آنکھوں کا اپریشن کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائی جائے (ظہور احمد کارکن دفتر نظارت بہشتی مقبرہ)

۴۔ میرے والد محترم شیخ محمد حسین صاحب آف چنیوٹ (صحابی) کی بائیں آنکھ کا اپریشن جناح ہسپتال کراچی میں مورخہ ۱۹ کو ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اپریشن کو اپنے فضل و کرم سے کامیاب کرے اور ان کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین (شریف احمد مالیر چھاؤنی)

۵۔ میری والدہ صاحبہ پتہ کی درد کے عارضہ سے کافی بیمار ہیں۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد صحتیاب کرے۔ آمین
انور احمد کھوکھر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

۶۔ میری لڑکی بعمر پانچ سال بعارضہ فالج بیمار ہے۔ وہ نہ بول سکتی ہے اور نہ کھا پی سکتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔
(زکیہ بشیر احمد موضع گھٹیالیاں)

۷۔ میری والدہ صاحبہ قریباً ایک ماہ سے بعارضہ ضعف دل و بلڈ پریشر سخت بیمار ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔
(عبد الواسع اسلامیہ پارک۔ لاہور)

خدام الاحمدیہ کیلئے

ایک ضروری اعلان

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر ہر سال ایک مجلس سوال و جواب منعقد کی جاتی ہے جس میں خدام کی طرف سے موصول ہونے والے مختلف سوالات کا جواب دیا جاتا ہے۔

اس سال خدام بجائے اجتماع کے موقعہ پر اپنے سوالات بھجوانے کے ابھی سے اپنے اپنے سوالات تحریری طور پر خاکسار کو جلد از جلد بھجوا دیں
منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع

۸۔ بندہ کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بعارضہ پیٹ درد بیمار ہیں باوجود علاج کے مکمل آرام نہیں آ رہا۔ احباب کرام ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرما دیں (جمال لطیف)

هو الشافی
حیوانات کی امراض کیلئے تیر بہدف ادویات
خناق روک:۔ خناق (گل گھوٹو) کی وبا کے دنوں میں حفظ ما تقدم کے طور پر ہر جانور کو ایک پیکٹ کھلایا جاوے۔ قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ
گل گھوٹو:۔ جانوروں کے خناق کا بہترین علاج مرض کی شدت کے مطابق نصف گھنٹہ سے لیکر چار گھنٹہ کے وقفہ سے ایک ایک پیکٹ دے دیں عموماً چار پیکٹ ایک جانور کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ
پیشکردہ:۔ کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ۲۵ کمرشل بلڈنگ۔ شاہراہ قائداعظم لاہور
تقسیم کنندگان:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

شفاخانہ رفیق حیات سیالکوٹ (رجسٹرڈ)
کا تیار کردہ
سرمہ نورو نورانی کاجل
و دیگر
مجرّبات
افضل برادرز گولبازار ربوہ سے مل سکتے ہیں

بائیو کیمک ڈاکٹری کورس
بذریعہ ڈاک سیکھ کر معقول آمد اور معزز پیشہ اختیار کریں۔ مدت کورس تین ماہ تعلیمی قابلیت مڈل یا اس کے برابر کامیاب ہونے پر ڈی۔ بی۔ ایم ڈپلومہ دیا جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس ۵۰ روپے
ڈاکٹر ایس اے مجاہد ہومیو
ناظم مجاہد بائیو کیمک تعلیمی سنٹر حافظ آباد گوجرانوالہ

هو الشافی
بواسیر مسوں۔ درد۔ جلن۔ کھجلی۔ اخراج خون قبض وغیرہ کیلئے **پائلز کیور**
درد دل۔ لقوہ۔ فالج کیلئے **پلینٹر کیور**
بچوں کی کمزوری سوکھے کیلئے **بے بی ٹانک**
ہر قسم کے دمہ کیلئے **استھما کیور**
پیشکردہ:۔ کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ۲۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
تقسیم کنندگان:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے سونے کے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور۔ فون نمبر ۵۶۶۲۳

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۸

ریڈیو اور لاؤڈ سپیکر
آسان قسطوں پر
محمود ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن کمپنی
۲۱ ہال روڈ لاہور

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور کو
یاد رکھیں

حبوب مقوی اطھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج قیمت مکمل کورس بیس روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۲ گول کچہری بازار لائلپور فون نمبر ۲۰۵۲

تریاق اٹھرا اٹھرکے علاج کے لئے کورس ۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

فوجی افسروں کی کمیٹی جنگ بندی کی نگرانی کریگی

بیروت ۲۹ ستمبر گذشتہ رات اردن کی خانہ جنگی بند کرانے کیلئے شاہ حسین اور چھاپہ ماروں کے سربراہ یاسر عرفات کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے اس پر عملدرآمد کرانے کے لئے چار عرب ملکوں کے فوجی افسروں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی یہ کمیٹی عرب ملکوں کے سربراہوں کے اجلاس میں مقرر کی گئی ہے جس کے سربراہ عرب جمہوریہ کے کرنل احمد عبد الحمید ہیں اور اس میں تیونس سوڈان اور کویت کے فوجی افسر شامل ہیں ریڈیو عمان کے مطابق شاہ حسین نے شہزادہ حسن کو ایک تار بھیجا ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ سعودی عرب کے دس افسروں پر مشتمل ایک وفد کل عمان پہنچ رہا ہے۔ جو جنگ بندی کی نگرانی کرنے والی عربوں کی فوجی کمیٹی سے تعاون کریگا شاہ حسین نے تار میں مزید کہا کہ قاہرہ میں عرب سربراہوں سے ان کی پہلی ملاقات بڑے خوشگوار ماحول میں ہوئی اور بات چیت کا انداز انتہائی مثبت رہا۔

دریں اثنا بیروت میں سیاسی مبصروں کا کہنا ہے کہ معاہدہ قاہرہ میں شاہ حسین کو نمایاں کامیابی ہوئی ہے کیونکہ اس معاہدہ کے ذریعہ شاہ حسین نے صرف یہ کہ اپنا تخت و تاج بچانے میں کامیاب ہوگئے ہیں بلکہ انہوں نے اپنے متعدد مطالبات بھی منظور کروا لیئے ہیں۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ اس معاہدہ میں چھاپہ ماروں کے رہنما یاسر عرفات کا صرف ایک مطالبہ تسلیم کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ اردن تمام قیدیوں کو رہا کر دے گا اس معاہدہ میں یہ مطالبہ شامل نہیں کیا گیا کہ اس بات کی تحقیق کی جائے کہ اردن میں خون خرابہ کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ مزید برآں معاہدہ میں یہ مطالبہ بھی شامل نہیں ہے کہ جنرل حدیثہ کو دوبارہ اردنی فوج کا سربراہ بنایا جائے۔ البتہ اس معاہدہ میں یہ بھی طے ہوگیا ہے کہ اربد کی وہی پوزیشن بحال کی جائے جو جنگ سے پہلے تھی جس کے معنی یہ ہیں کہ اربد اردن حکام کے حوالے کر دیا جائے گا معاہدہ میں یہ بھی طے ہوا ہے کہ معاہدہ کی پابندی کرانے کے لیئے عرب ممالک مشترکہ طور پر اقدام کریں گے لیکن معاہدہ میں اس کے لئے کوئی طریق کار طے نہیں کیا گیا۔ اس معاہدہ کے بعد سب سے اہم سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ کیا چھاپہ مار اس معاہدہ کو تسلیم کریں گے۔ جنہیں اردنی فوج کے ہاتھوں زبردست نقصان برداشت کرنا پڑا ہے

پاکستان اور نیپال کے عوام میں روابط

کھٹمنڈو ۲۹ ستمبر صدر پاکستان یحییٰ خاں نے کہا ہے کہ پاکستان اور نیپال کے دوستانہ تعلقات کو مزید مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان روابط کو بڑھایا جائے۔ صدر مملکت کل صبح یہاں نیپال پاکستان دوستی کی ایسوسی ایشن کی جانب سے پیش ہونے والے ایک سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے صدر نے کہا اس میں شک نہیں کہ دونوں ملکوں کی حکومتیں اس سلسلہ میں ہر ممکن اقدام کر رہی ہیں لیکن دوستانہ تعلقات کو استوار کرنے کے لئے غیر سرکاری ثقافتی انجمنیں زیادہ موثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔

قاعدہ یسرنا القرآن

مصنفہ صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب مشہور و معروف و مقبول خاص و عام ہے اس کے ذریعہ سے چار برس کا بچہ چھ مہینے میں نہایت آسانی کے ساتھ قرآن شریف ختم کر لیتا ہے اور ہر ایک اعراب دار عربی تحریر کو پڑھ لیتا ہے۔ اصلی قاعدہ "سن رائز آرٹ پرنٹرز" کا مطبوعہ ہے جب کہ جعلی قاعدہ "استقلال پریس" کا جعل سازوں کے دھوکہ میں نہ آئیں اور اصلی قاعدہ ہی خریدیں۔

مینجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

ہو الشافی

عورتوں کی خاص ادویات

لیکوریا (سیلان الرحم) کی کامیاب دوا۔ قیمت ۲/۵۰ روپے صرف ہمیرٹ ملیٹی کیور (زنانہ کمزوری) طاقت کی چار خوراکوں (سفوف) ۲/- مانع بانگ مشتمل یہ کورس بانجھ پن کا کامیاب ترین علاج ثابت ہوا ہے قیمت فی کورس ۱۰/- روپے منسلین ... خون ... رکاوٹ اور درد کے لئے ۲/۵۰ روپے منسلین ... خون ... ۱/- روپے

پیش کردہ کیور ایٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور شارع قائد اعظم

تقسیم کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

درخواست دعا

عاجز کی اہلیہ تاحال بیمار رہتی ہے بیہوشی کا دورہ بھی ہو جاتا ہے اور بے چینی اور بے خوابی بہت زیادہ ہے براہ کرم احباب کرام مریضہ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ عنایت اللہ خلیلی کانگڑہ بھی

حب اٹھرا

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/- روپے فی تولہ ۲/- روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فون ۲۱۹۸

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں

سالانہ چندہ صرف سات روپے

(مینجر)

درخواست دعا

چند پریشانیاں ہیں احباب سے درخواست دعا ہے

عبد الغفور خادم ربوہ

دس سالہ تجربہ

ہم ہومیوپیتھک دواسازی کا ۱۰ سالہ تجربہ رکھتے ہیں۔ تھوک و پرچون تازہ بتازہ لاہور سے نرخوں پر خریدیں پرانے اور پیچیدہ امراض کے علاج کے لئے تفصیلی علامات آنے پر مشورہ مفت علاج بذریعہ ڈاک

شاہد ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

مرغی خانہ

کھولنے کے لئے ہماری وائٹ لیگھارن مرغی (جس کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے) کے چوزے خرید فرماویں ریٹ

(۱) یکروزہ چوزے (مکس x ۸۱۱) ۱۵۰ روپے سینکڑہ

(۲) یکروزہ پٹھیاں ۹۰ نر ۳۰۰/- روپے فی سینکڑہ

(۳) یکروزہ مرغ ۸۰/- روپے سینکڑہ

مینجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔

سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے

مینجر

ھو الشافی

بواسیری مسّوں کی اکسیر

بواسیر، درد جلن کے لئے پائلز کیور

کھجلی جریان خون، بدہضمی کے لئے پائلز کیور

قبض، ریح کو دور کرنے کے لئے پائلز کیور

ملتی جلتی نقلی دواؤں سے بچنے کے لئے پائلز کیور

کا نام یاد رکھیں قیمت فی کورس چار کیپسولز ۱۰/- روپے

پیش کردہ کیور ایٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور

تقسیم کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ہمدرد نسواں حب اٹھرا مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس چھ صد گولی بیس روپے ۲۰/- خالص اور مکمل اجزاء سے تیار شدہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

آزمائشوں میں صبر اور استقامت سے اپنے ایمان پر قائم رہنا ضروری ہے

یہ کبھی خیال نہ کرو کہ کہیں ابتلاء بڑھتے بڑھتے ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیات وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ؀ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِن آیات میں کفار کے اس اعتراض کا بھی جواب دیا گیا ہے جو انہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کیا تھا کہ یہ کیسا رسول ہے جو ہماری طرح کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب پہلے انبیاء بھی کھانے پینے کے محتاج تھے اور وہ بھی بازاروں میں چلتے پھرتے تھے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تمہارا یہ اعتراض کرنا درست نہیں ہو سکتا۔ اعتراض تب ہوتا جب دوسرے انبیاء ورُسل کے خلاف کوئی نئی بات آپ میں پائی جاتی۔ لیکن جب آپؐ کا قدم اُسی نہج پر ہے جس پر پہلے انبیاء مبعوث ہوئے اور اسی طریق پر آپؐ قدم زن ہیں جس طریق پر پہلے انبیاء چلے تو آپؐ پر اعتراض کرنا درحقیقت اس امر کا اظہار کرنا ہے کہ انہیں سلسلۂ نبوت پر ایمان ہی نہیں پھر فرماتا ہے وجعلنا بعضکم لبعضٍ فتنۃً تمہیں دشمنوں کی مخالفت اور ان کے اعتراضات سے گھبرانا نہیں چاہئیے کیونکہ ہم نے ابتلاؤں اور امتحانات کا سلسلہ بھی جاری کیا ہوا ہے جن کے ذریعہ ہم کھوٹے اور کھرے میں امتیاز کر دیتے ہیں۔ اور انبیاء کے زمانہ میں یہ امتحانات زیادہ تر اسی رنگ میں ہوتے ہیں کہ باپ کو بیٹے سے اور بیٹے کو باپ سے۔ خاوند کو بیوی سے اور بیوی کو خاوند سے۔ بھائی کو بہن سے اور بہن کو بھائی سے جُدا ہونا پڑتا ہے اور اس طرح وہ ایک دوسرے کی ایمانی آزمائش کا ذریعہ بن جاتے ہیں پھر یہ آزمائش صرف خاندانوں تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ قوم کی قوم کو اس دَور میں سے گزرنا پڑتا ہے اور کفار مومنوں کے لئے اور مومن کفار کے لئے ابتلاء اور آزمائش کا ایک ذریعہ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپؐ پر ایمان لانے سے اِدھر صحابہؓ کو آزمائشوں کی ایک آگ میں سے گزرنا پڑا اور اُدھر ان کی مخالفت نے دشمنوں کی اندرونی خرابیوں کو بھی بے نقاب کر دیا۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوتے تو نہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کی خوبیاں دنیا پر ظاہر ہوتیں اور نہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ کی بدکرداریاں دنیا پر عیاں ہوتیں۔ یہ اسی ایمانی آزمائش کا نتیجہ تھا کہ اسنے ایک طرف تو صحابہؓ کے اندرونی حسن کو ظاہر کر دیا اور دوسری طرف کفار کا مخفی کوڑھ لوگوں پر ظاہر ہو گیا۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوتے تو دنیا میں یہی سمجھا جاتا کہ ابوالحکم مکہ کا ایک بہت بڑا مدبّر اور سمجھدار رئیس تھا اور ابوبکرؓ وہاں کا ایک دیانتدار اور با اخلاق تاجر تھا۔ جب مخالفت کی آگ بھڑکی تو اس نے صحابہؓ کو کندن بنا دیا اور کفار کا ملمع اتار کر ان کا پیتل ہونا لوگوں پر ظاہر کر دیا۔ غرض صحابہؓ کفار کے لئے اور کفار صحابہؓ کے لئے آزمائش کا ایک ذریعہ بن گئے۔ پھر فرماتا ہے ان آزمائشوں میں تمہارا صبر اور استقامت سے اپنے ایمان پر قائم رہنا ضروری ہے تا کہ تمہاری عظمت لوگوں پر ظاہر ہو اور یہ کبھی خیال نہ کرو کہ اگر ابتلاء اسی طرح بڑھتے چلے گئے تو شاید تمہاری ہلاکت کا باعث بن جائیں کیونکہ اللہ تعالےٰ تمام حالات کو دیکھ رہا ہے اس میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ تم تو ان ابتلاؤں سے گھبراتے ہو لیکن اللہ تعالےٰ جو بصیر ہے وہ جانتا ہے کہ یہ ابتلاء تمہاری طاقت کو کچلنے کا باعث نہیں بلکہ تمہیں اور بھی ترقی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ یہی نکتہ مولانا رومؒ نے اپنے اس شعر میں بیان فرمایا ہے کہ ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ است

یعنی ہر ابتلاء جو اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلوں پر آتا ہے اس کے نیچے رحمتِ الٰہی کا ایک بہت بڑا خزانہ مخفی ہوتا ہے جو اس کی ترقی کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو مکہ کے بڑے بڑے رؤسا نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیسی کیسی اذیتیں پہنچائیں مگر یہی اذیتیں تھیں جنہوں نے سعید الفطرت لوگوں کی طبائع میں ہلچل مچا دی۔ اور وہ خون کے دریاؤں میں گزرتے ہوئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ تک آ پہنچے اور انہوں نے آپؐ کے آستانہ پر اپنے سر جُھکا دیئے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم
صفحہ ۵۹ تا ۶۱)

صدر ناصر کی وفات پر پاکستان میں تین روز تک سوگ منایا جائیگا

صدر کا خاص نمائندہ صدر ناصر کی آخری رسُومات میں شرکت کریگا

اسلام آباد ۳۰ ستمبر۔ صدر ناصر کی وفات پر پاکستان میں تین روز تک سوگ منایا جائیگا کل صبح ملک کے طول و عرض میں تمام سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں کر دیئے گئے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق صدر ناصر کی آخری رسومات میں شرکت کے لئے صدر یحییٰ کا خاص نمائندہ قاہرہ جائے گا۔ عالمِ عرب کے محبوب رہنما کی اچانک موت پر سارے پاکستان میں غم، رنج و الم کی لہر دوڑ گئی۔

اسلام آباد میں کل صبح قائمقام صدر ڈاکٹر اے ایم مالک نے مصری سفارتخانے پر حاضری دی اور پاکستان میں مصر کے سفیر سے اظہارِ تعزیت کیا مصری سفارت خانہ میں تعزیت کرنے والوں کے لئے ایک رجسٹر رکھ دیا گیا ہے۔ پاکستان کے تمام اخبارات میں صدر ناصر کی وفات کی خبر صفحہ اوّل پر شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے کھٹمنڈو سے اطلاع دی ہے کہ صدر یحییٰ کو عالم عرب کے مقتدر رہنما جمال عبدالناصر کی وفات کی خبر سُنکر سخت صدمہ ہوا اور انہوں نے اپنے کل کے دورہ میں شامل سیر کا پروگرام منسوخ کر دیا اور سیدھے کھٹمنڈو میں متحدہ عرب جمہوریہ کے ناظم الامور کے پاس گئے۔ انہوں نے مصر کے قائمقام صدر انور السادات کے نام اپنے پیغام میں کہا "مجھے صدر جمال عبدالناصر کی اچانک موت کی خبر سُنکر شدید صدمہ پہنچا ہے۔ صدر ناصر بلاشبہ ایک عظیم رہنما اور ممتاز مدبّر تھے۔ انہوں نے عرب اقوام کے احیاء اور افریشیائی اتحاد کے لئے اَن تھک کوششیں کی ہیں۔ ہم پاکستانی، مصری قوم کے اس ناقابلِ تلافی نقصان پر ان کے غم و الم میں برابر کے شریک ہیں اللہ تعالےٰ مرحوم کی روح کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ازراہِ کرم میری اور میری قوم کی طرف سے مرحوم صدر ناصر کے پسماندگان سے بھی اظہارِ تعزیت فرمائیے۔"

پاکستان کے قریباً تمام بڑے بڑے سیاسی رہنماؤں نے صدر ناصر کی وفات پر دلی غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی وفات کو عرب دنیا کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا ہے اور مرحوم کے کارناموں کا ذکر کر کے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلان داخلہ تھرڈ ایئر

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایئر (آرٹس) کا داخلہ ۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر مع کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ جلد از جلد کالج آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔

انٹرویو:۔ روزانہ ۸ تا ۱۱ بجے۔

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات۔ اعلیٰ تعلیم۔ پاکیزہ اسلامی ماحول۔ نیز ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴